سوال

(674)ایک سوال قابل جواب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک سوال قابل جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک سوال قابل جواب

فضیلت ماب مولانا مولوی صاحب دام برکاتہ بعد از سلام مسنون واضح رائے عالی باد کہ ایک ضروری مسئلہ کی بابت آپ کو تکلیف دیتا ہوں امید ہے کہ آپ تکلیف گوارا فرمائے کر اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں گے اور بزریعہ علیحدہ والانامہ جواب سے مشکور فرماکر میری تسلی فرمادیں گے بلکہ ضرور درج اخبار بھی فرمادیں گے مسئلہ زیر بحث حسب ذیل ہے میرا عقیدہ اور عمل قرآن شریف اور احادیث پر عمل کرنے کا ہے اور احادیث بھی وہ جوکہ آیات قرآنی کے موافق ہوں اور جن کی تائید قرآن شریف میں موجود نہ ہو اس پر میں عمل کرنا نہیں چاہتا خواہ علمانے اس کو صحیح حدیث ہی قرار دیا ہو کیونکہ میں صحیح حدیث کے پرکھنے کا معیار صرف قرآن شریف ہی کو سمجھتا ہوں اس ضمن میں بڑی بھاری بات کو پش کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب یا اس سے کچھ عرصہ پہلے امام مہدی صاحب آئیں گے اور یہ کریں گے وہ کریں گے اور جو ان پر ایمان نہ لائیں گے وہ کافر اور مرتد کے درجہ تک پہنچے گا یعنی جہالت کی موت مرے گا آپ خیال فرماسکتے ہیں کہ یہ کس قدر باریک مسئلہ ہے جس پر قریبا دین کا دارومدار ہے اس کا ذکر تک قرآن مجید میں نہیں ہے یا تو اس پر عمل درآمد کو جزو ایمان تصور کرنا چاہئے اگر جزو ایمان تصو کیا جاوے تو اس کا ذکر بھی قرآن شریف میں آنا ضروریات سے ہونا چاہیے کیونکہ الیوم اکملت لکم دینکم تو تب ہی ہوسکتا ہے کہ کوئی ایسا ضروری امر متنازع اور شک میں زر ہے میرا تو اپنا یہ خیال ہے کہ قرآن شریف ایک جامع کتاب ہے اس میں سب کچھ آچکا ہے یہ ایک بات ہے کہ۔ میں یا میرے جیسے لاعلم اس کے مفہوم کو بوجہ نالیاقتی نہ سمجھتے ہوں امید ہے کہ آپ مسئلہ بالا کو درج اخبار فرماکر میری تسلی فرمادیں گے ناچیز (سید جلال گیلانی نائب تحصیلدار داتوں جنوبی وزیرستان۔)

ایڈیٹر

آپ کا یہ فقرہ جو حدیث قرآن کے موافق ہو تشریح طلب ہے موافق سے مراد اگر یہ ہے کہ جو مضمون قرآن میں ہے وہی حدیث میں ہو اس کا تو کوئی مطلب نہیں کیونکہ اس سے

حدیث.بجائے خود کوئی چیز نہ ہوئی پھر یہ کہنا کہ قرآن وحدیث کا پابند ہوں کچھ معنے خیز فقرہ نہیں اگر اس فقرہ زیر خط سے یہ مراد ہے کہ جو مضمون قرآن مجید میں ہو حدیث اس کی مخالف ہو تو یہ مطلب ٹھیک ہے حدیث مخالف تاویل پذیر ہوگی یا متروک اس فقرہ کی تشریح کو سوال کے حل ہونے میں بہت دخل ہے قرآن مجید پر تدبر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے سوا نبی کا.جملہ اقوال بشرط صحت ثبوت حجت اور واجب العمل ہیں صحابہ کرام ان دونوں کی تعیل میں سر مو فرق نہ کرتے تھے ہاں جو صحابہ خداداد مزید فہم رکھتے تھے وہ دونوں تطبیق دینے کی کوشش کرتے تھے حضرت امیر المومنین رئیسہ المجتہدین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ وعن ابہا کو اس میں خاص مذاق تھا کوئی حدیث خواہ زبان الہام ترجمان نبی ﷺ سے سنیں ۔ فورا قرآن کے مضامین پر ان کی نظر پڑتی اور جب تک تطبیق نہ دلوالیں چین سے رہتیں سماع ہوتی اور حسا با یسرا وغیرہ واقعات مشہور ہے ایسا ہی آپ کا یہ فقرا حدیث صحیح کے پرکھنے کا معیار صرف قرآن شریف کو ہی سمجھتا ہوں بھی تشریح طلب ہے قرآن مجید حدیث کا مصداق ہو کیا معنے اس مضمون کی کھلے لفظوں میں تائید کرتا ہو یا یہ معنی کہ اس مضمون کی تردید کرتا ہو آپ چونکہ مجسٹر یٹھیں اس لئے آپ کو قانونی اصطلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں ایکٹ اور قانون میں جو نسبت ہے یہ آپ کے خیال میں موافقت کی ہے مخالفت کی دوسری صورت تو آپ نہیں کہیں گے ۔ ورنہ قانون کو رد کرنا پڑے گا ایکٹ ایک مجمل بیان ہوتا ہے قانون اس پر مبنی مگر حرف.بحرف آپس میں ایک نہیں ہوتے اسی طرح قرآن اور حدیث میں مطابقت ماننے سے سوال حل ہو سکتا ہے یہی مذہب ہے امام شافعی کا ملاحظہ ہو اتقان اس اصول سے امام مہدی کا سوال یوں حل ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر مجمل بہت اجمال یوں آیا ہے

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ١٠ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ١١ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ١٢ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ١٣ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ١٤

’’نیک کاموں میں بڑھنے والے کی رحمت کی طرف بڑھیں گے وہی خدا کے مقرب ہوں گے نعمتوں کے باغوں میں ایسے لوگ پہلے طبقے سے بہت اور پچھلے سے کم ہوں گے ۔‘‘

اس آیت میں یہ بتلایا ہے کہ پچھلے لوگوں میں بھی بعض لوگ پہلے لوگوں کے مشابہ ہوں گے اسی مضمون کی تفسیر حدیث میں یوں آئی ہے کہ اس پچھلے زمانہ میں ایسے ایسے امام پیدا ہوں گے جن کے اثر صحبت سے لوگ ہدایت پائیں گے رہا یہ کہ امام مہدی کا ماننا جزو ایمان ہوگا یا نہیں یہ ایک ایسا سوال ہے کہ نہ قرآن میں اس کا ذکر ہے نہ حدیث میں ہاں قرآن نے اپنے مذاق کے مطابق اسکا مختصر ذکر یوں فرمایا ہے

كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ١١٩

’’اے مسلمانوں صادقین کا ساتھ دیا کرو‘‘ اور ساتھ ہوا کرو پس جس شخص کو ہم دین کی کوشش میں صادق پائیں ہمارا فرض ہے کہ اس کا ساتھ دیں اسی کلیہ میں امام مہدی کی اطاعت اور اعتقاد بھی شامل ہے پس آپ کا اعتقاد کہ قرآن شریف ایک جامع کتاب ہے اس میں سب کچھ آچکا ہے بتشریح بالا بالکل صحیح ہے ۔ خدا تعالی آپ کو اس پر قائم رکھے اور ہم سب کو اسی پر مارے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 704

محدث فتویٰ